سوال

(132) کیا خاوند کا اپنی کفالت سے بیوی کو بری کرنا، طلاق سمجھا جائے گا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید مجذوم ہے کمانے دھمانے کے لائق نہیں ہے۔ اس بے بسی اور مجبوری کی وجہ سے اپنی عورت ہندہ کو اجازت دے دے کہ میں اب تمہارا نان نفقہ کا کفیل نہیں ہوسکتا۔ تم اپنے گزر کی کوئی صورت کرلو۔ زید دوسال سے اس کی ہم بستری سے علیحدہ ہے۔ ہندہ مجبور ہوکر کبھی میکہ میں اور کبھی ناطاقت شوہر کے گھر محنت مزوری کرے گزر کرتی تھی بلا تعلق شوہر کے چوں کہ ہندہ جوان ہے عمر کے گھر ٹھکانہ کرلیا ہے جہاں احتمال زنا کا ہے۔ عمر ہندہ سے نکاح کرنا چاہتا ہے پس کیا زید کے قول مذکور سے سے ہندہ مطلقہ ہوگئی؟ اگر مطلقہ ہوگئی ہے تو کیا اس کی عدت بھی پوری ہوگئی؟ کیوں کہ زید کی طرف سے اجازت ملے ہوئے عرصہ گزرگیا اور اگر زید کے قول مذکور سے ہندہ پر طلاق نہیں واقع ہوئی تو مجذوم تنگ دست غیر مستطیع شوہر کے نکاح سے ہندہ کی گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟ عورت کا موجودہ ولی صرف اس کا چچا ہے جس نے نکاح کی اجازت دے دی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں خط کشیدہ فقرہ کنائی ہے اگر زید نے ان الفاظ کے ذریعہ ہندہ کو اپنی زوجیت سے خارج کرنے اور دوسرے شخص سے نکاح کرکے گزر کی صورت پیدا کرنے کی اجازت دی تھی اور طلاق دینے کی نیب کی تھی یا یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کے کہا تھا تو ہندہ پر ایک طلاق واقع ہوگئی۔ اگر اس فقرہ کے بعد ہندہ کو تین حیض آچکے ہیں تو اس کی عدت بھی پوری ہوگئی وابتداء العدة فی الطلاق عقیب الطلاق وفی الوفاة عقیب الوفاة فإن لم تعلم بالطلاق أو الوفاة حتی مضت مدة العدة فقد انقضت عدتها (ہدایہ) اور اگر زید نے ان الفاظ سے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔ اور نہ یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کہے تھے تو ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔ اس صورت میں اور اگر زید نے ان الفاظ سے طلاق دینے کی نیت نہیں کی تھی۔ اور نہ یہ الفاظ بوقت مذاکرہ طلاق کہے تھے تو ہند مطلقہ نہیں ہوئی۔ اس صورت میں اور اگر زید فقرہ نہ بولتا تب بھی ہندہ کو شرعاً دو سبب سے نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے:

پہلا سبب: جب شوہر اپنی محتاجی وتنگ دستی اور بے بسی ومجبوری کی وجہ سے اپنی بیوی کے نان نفقہ پر قدرت نہ رکھے تو عورت کو بذریعہ حاکم یا سردار یا پنچ نکاح فسخ کرانے کا اختیار حاصل ہے ارشاد ہے وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعۡتَدُواْ (البقرہ: 229) عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل فی الرجل لایجد ما ینفق علی أہلہ قال یفرق بینهما (دار قطنی) وعن سعید بن المسیب فی الرجل لایجد ما ینفق علی اہلہ؟ قال یفرق بینهما أخرجہ سعید بن منصور الشافعی وعبدالرزاق عن سفیان عن ابی الزناد عنہ قال ابو الزناد: قلت لسعید بن المسیب: سنة؟ قال سنة وهذا مرسل قوی

یہی مذہب ہے حضرت عمر وحضرت علی وحضرت ابوہریرہ حسن بصری اور امام مالک وامام شافعی وامام احمد اور ظاہریہ کا۔

دوسرا سبب : زید کو جذام کی بیماری ہوگئی ہے اور بعد النکاح شوہر کے مجذوم یا مجنون یا مبرص یا مجنون ہوجانے کی صورت میں بھی اگر عورت شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو اس کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے وإن حدث العيب بعد العقد فيه وجهان (أحدهما) يثبت الخيار وهو ظاهر قول الخرقي لأنه قال فإن جب قبل الدخول فلها الخيار في وقتها لأنه عيب في النكاح يثبت الخيار مقارناً فأثبته كالإعسار والرق فإنه يثبت الخيار إذا قارن مثل أن تغز الأمة من عبد ويثبته إذا طرأت الحرية إذا عتقت الأمة تحت العبد ولأنه عقد على منفعة فحدوث العيب بها يثبت الخيار كالاجاة (والثاني) لا يثبت الخيار وهو قول أبي بكر وابن حامد ومذهب مالك لأنه عيب حدث بالمعقود عليه بعد لزوم العقد أشبه الحادث بالمبيع والصحيح الأول وهذا ينتقض بالعيب الحادث في الإجارة، وقال أصحاب الشافعي إن حدث بالزوج أثبت الخيار وإن حدث بالمرأة فكذلك في أحد الوجهين ولا يثبته في الآخر لأن الرجل يمكنه طلاقها بخلاف المرأة

ولنا أنهما تساويا فيما إذا كان العيب سابقاً فتساويا فيه لاحقا كالمتبايعين (الشرح الكبير على متن المقنع وكذا في المغنى 60/10)

واضح ہو کہ ہندہ قانون انفساخ نکاح مسلم 1939 کے ماتحت بذریعہ عدالت بھی نکاح کرا سکتی ہے ۔ نکاح فسخ کرا کر عدت گزار لینے کے بعد اس کا ولی یعنی چچا دوسری جگہ اس کا نکاح کردے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الطلاق

صفحہ نمبر 274

محدث فتویٰ